بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم یکشنبہ

۲۵ ربیع الاول ۱۳۷۷ھ

فی پرچہ ۱/۰

جلد ۴۶/۱۱ | ۲۰ اخاء ۱۳۳۶ ہش | ۲۰ اکتوبر ۱۹۵۷ء | نمبر ۲۴۸

- اخبار احمدیہ -

ربوہ ۱۹ اکتوبر۔ حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کو کل کی طرح رات میں بھی ہلکے ہلکے درد کی شکایت رہی۔ بلکہ دن سے کچھ زیادہ۔ صحت جس حد تک بحال ہوئی ہے۔ اس سے ترقی نہیں کرتی۔ بلکہ کسی کسی وقت تنزل کی صورت پیدا ہوتی اور دعا ہوتی رہتی ہے۔ احباب التزام سے حضرت حافظ صاحب کی صحت کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

۲۔ مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم کی صحت کے متعلق آج صبح لاہور سے بذریعہ فون اطلاع موصول نہیں ہو سکی۔ احباب خاص توجہ سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مکرم خادم صاحب کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔ آمین

پاکستان کشمیر کے عوام کو اپنے مستقبل کا فیصلہ آپ کرنے کا حق دلوا کر رہیگا

ریڈیو پر قوم سے نئے وزیر اعظم جناب اسمٰعیل چندریگر کا خطاب

کراچی ۱۹ اکتوبر۔ وزیر اعظم جناب اسمٰعیل چندریگر نے کہا ہے کہ پاکستان جموں و کشمیر کے لوگوں کو آزادانہ طور پر اپنے مستقبل کا آپ فیصلہ کرنے کا حق دلوانے کا فیصلہ کر چکا ہے۔ رات آپ نے ریڈیو پر قوم سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہندوستان نے کشمیری عوام کو اپنی قسمت کا آپ فیصلہ کرنے کا موقعہ دینے کی تمام کوششوں کو ناکام بنا دیا ہے۔ اور اس نے کوئی نہ کوئی بہانہ کر کے بین الاقوامی دعدوں کو ٹالنے اور ان سے بچنے کی کوشش کی ہے۔ مسٹر چندریگر نے کہا پاکستان نے دنیا کے ضمیر سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ ہندوستان کو اپنے وعدے پورے کرنے پر مجبور کرے۔ چنانچہ پاکستان کو توی امید ہے کہ دنیا کی انصاف پسند اقوام اور طاقتیں اس مسئلہ کو خاطرخواہ طریق پر حل کرنے میں پاکستان کی ضرور مدد کرینگی۔ خارجہ پالیسی کا ذکر کرتے ہوئے نئے وزیر اعظم نے کہا میری حکومت بغداد اور سیٹو کے معاہدوں کی پابند رہیگی دراصل یہ معاہدے مسلم لیگ کی حکومت نے ہی کئے تھے۔ انہوں نے مزید کہا اسی طرح ہم تمام اسلامی ممالک کے ساتھ برادرانہ تعلقات بڑھانے اور انہیں اور زیادہ مستحکم کرنے کے لئے بھی کام کریں گے۔ ملک کے اندرونی مسائل کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا میری حکومت ان مسائل کو حل کرنے کی طرف بھی پوری توجہ دے گی۔ ان میں مہاجرین کی آبادکاری سستے نرخوں پر ضروریات زندگی کی فراہمی اور نظم و نسق کو بہتر بنانا شامل ہے۔ انہوں نے عام انتخابات تک ایک یونٹ کے مسئلہ کو نہ چھیڑنے اور مخلوط کی بجائے جداگانہ طریق انتخاب رائج کرنے کا بھی ذکر کیا اور کہا اس بارے میں ری پبلکن پارٹی نے مسلم لیگ کے موقف کو تسلیم کر لیا ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ اس کی وجہ سے عام انتخابات میں کسی قسم کی تاخیر نہیں ہوگی۔ اس ضمن میں مسٹر چندریگر نے کہا۔ اقلیتیں ہمارے لئے مقدس امانت کی حیثیت رکھتی ہیں۔ جداگانہ طریق انتخاب سے ان کے مساویانہ حقوق پر کوئی زد نہیں پڑے گی۔

پاکستانی ریلوں کی توسیع کے لئے عالمی بنک کی طرف سے

تین کروڑ دس لاکھ ڈالر کے قرضہ کا اعلان

کراچی ۱۹ اکتوبر۔ عالمی بنک نے پاکستانی ریلوں کی توسیع اور ان کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے تین کروڑ دس لاکھ ڈالر قرض دینے کا اعلان کیا ہے۔ یہ قرضہ مختلف کرنسیوں میں مل سکے گا۔ تاکہ فارن ایکسچینج کے سلسلہ میں سہولت رہے۔ عالمی بنک نے ریلوں کے لئے پاکستان کو یہ دوسرا قرضہ دیا ہے۔ ۱۹۵۲ء میں بنک نے ڈیزل انجنوں کی فراہمی کے لئے ۲۲ لاکھ ڈالر قرض دیئے تھے اس قرضے کی ادائیگی ۱۵ سال کے اندر ششماہی قسطوں میں ہوگی اس میں سے نصف رقم مال گاڑیوں پر اور نصف پٹڑیوں کو مضبوط بنانے پر خرچ کیا جائیگا۔

جنرل اسمبلی نے شام کی شکایت پر غور کرنے کا - فیصلہ کر لیا -

نیو یارک ۱۹ ستمبر اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے شام اور ترکی کے سرحدی علاقوں کی صورت حال پر غور کرنے کا فیصلہ کیا ہے اس کے حق میں ۶۶ ووٹ آئے اور خلاف کوئی ووٹ نہیں آیا۔

نئی مخلوط کابینہ کے وزراء

کراچی ۱۹ اکتوبر۔ نئی مرکزی کابینہ کے بارہ ارکان نے کل صبح مسٹر آئی۔ آئی چندریگر کی زیر سرکردگی ایوان صدر میں اپنے عہدہ کا حلف اٹھا لیا۔ تیرھویں وزیر ملک فیروز خاں نون جو ان دنوں امریکہ میں ہیں بعد میں حلف اٹھائیں گے۔ ایک آزاد اور ایک ری پبلکن رکن کو وزیر مملکت کی حیثیت سے کابینہ میں شامل کیا گیا ہے۔ ابھی مشرقی پاکستان سے دو یا تین اور وزراء کی کابینہ میں شمولیت متوقع ہے۔ اور ان میں سے ایک نظام اسلام پارٹی کا نمائندہ ہوگا۔

نئی کابینہ میں مسلم لیگ کے چار۔ ری پبلکن پارٹی کے چھ اور کرشک سرامک کے تین نمائندے شامل ہیں نئے وزراء کے نام یہ ہیں۔

مسلم لیگ - مسٹر چندریگر (وزیر اعظم) میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ۔ مسٹر یوسف ہارون اور مسٹر فضل الرحمٰن

ری پبلکن پارٹی - مسٹر فیروز خاں نون مسٹر امجد علی۔ مسٹر مظفر علی قزلباش مسٹر غلام علی تالپور۔ میاں جعفر شاہ اور مسٹر عبدالعلیم

کرشک سرامک پارٹی - مسٹر عبداللطیف بسواس مسٹر مصباح الدین اور مسٹر لطف الرحمٰن۔

وزرائے مملکت - حاجی مولا بخش سومرو (ری پبلکن) اور مسٹر اے۔ کے۔ دائیں (آزاد)

توقع ہے کہ وزراء کے محکموں کا اعلان آج صبح کر دیا

مسٹر سہروردی کا دورہ مغربی پاکستان

کراچی ۱۹ اکتوبر۔ پاکستان عوامی لیگ کے کنوینر اور سابق وزیر اعظم مسٹر سہروردی ۲۵ اکتوبر کو ڈھاکہ روانہ ہو رہے ہیں۔ آپ وہاں ایک جلسہ عام سے خطاب کرنے کے بعد ۲۶ اکتوبر کو لاہور آئیں گے۔ اور اس کے بعد مغربی پاکستان کا دورہ شروع کریں گے۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۰ اکتوبر

فہمائش

ہفت روزہ "ایشیا" نے اپنے ایک گزشتہ شمارہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ایک بیان کو جس میں حضور نے مقصد کے حصول کے لئے انہماک اور انتہائی جوش کو پاگل پن سے نسبت دی تھی مشق سخرہ بنایا تھا۔ ہم نے الفضل کے ایک اداریے میں اسلامی جماعت کے اس ترجمان کی بے راہ روی کو واضح کیا تھا۔ اب خود "ایشیا" کے ایک (fan) دلدادہ نے ایک مراسلہ میں ہماری تائید کی ہے۔ اور "ایشیا" نے اس کو شائع کر کے واقعی اس بات کا ثبوت دیا ہے۔ کہ وہ اصلاح سے بالکل عاری نہیں۔

اس مراسلہ کا متعلقہ حصہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں: اس سے جہاں ہمیں یہ دکھانا مقصود ہے۔ کہ جماعت اسلامی میں بھی بعض نیک دل لوگ شامل ہیں وہاں ہم یہ بھی واضح کرنا چاہتے ہیں۔ کہ خود جماعت اسلامی کے ترجمان بھی اگر سیاست سے الگ رہ کر اقامتِ دین کی کوشش کریں۔ تو ان کی سعی کسی نہ کسی حد تک اسلام اور مسلمانوں کے لئے واقعی مفید ہو سکتی ہے۔ آخر اس جماعت میں بھی لکھے پڑھے فہمیدہ لوگ شامل ہیں۔ لیکن انہیں ایک غلط روش پر چلایا جا رہا ہے۔ جس سے اسلام اور مسلمانوں کی صحیح خدمت بجا لانے کی بجائے وہ مسلمانوں کو غلط راستہ پر ڈال رہے ہیں۔ جس سے نہ صرف ملکی سیاست میں ناحق فضول الجھنیں پیدا ہو رہی تھیں۔ بلکہ اقامتِ دین کے مقصد کو بھی سخت ضرر پہنچ رہا ہے۔

موجودہ سیاست کا صریح نقصان یہی ہے۔ کہ وہ انسان کو کج بحثی اور لادینی طریق کار اختیار کرنے پر مجبور کر دیتی ہے۔ چنانچہ یہی حشر جماعت اسلامی کا ہوا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ جو لوگ اس میں اس خیال سے شامل ہوئے تھے۔ کہ اس طرح وہ اقامتِ دین کی گاڑی کو آگے دھکیل سکیں گے۔ وہ اب مودودی صاحب کی ہٹ دھرمی سے بیزار ہو کر اس کو چھوڑ رہے ہیں۔ خیر مراسلہ مذکورہ بالا کا اقتباس ملاحظہ ہو۔ ملک شیر محمد صاحب پاک پتن رقمطراز ہیں۔

"پچھلے شمارہ کے کالم سیر دنیا میں خلیفہ قادیان کے جن الفاظ کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ جو مطلب ان سے اخذ کر کے کالم پُر کیا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ ان الفاظ کا وہ مطلب و مفہوم نہیں ہے کہ مقصد کے ساتھ انتہائی لگن کو پاگل پن کا نام دیا گیا ہے۔ بہتر ہوگا کہ آپ اس قسم کی طنزیات شائع نہ کیا کریں۔ اس قسم کی طنزیات سے قادیانی حضرات تحریک اسلامی کے کارکنوں کے اخلاق کے متعلق غلط تاثر لیتے ہیں۔ اور تحریک اسلامی کے لئے ان کے کان بہرے جاتے ہیں اس سے پہلے ایک طبقہ اس قسم کی طنزیات اور مزاح سے کام لیتا رہا۔ مگر یہ چیز قادیانیت کے راستہ کو ذرا بھی نہ روک سکی۔ طنزیات کی بجائے جب کوئی مضمون قادیانیت کے بارے میں شائع کریں۔ اس کا انداز مضمون اور عبارت کے لحاظ سے ایسا ہی ہونا چاہیئے۔ جیسا صورت الحاد اور اشتراکیت جیسی گمراہیوں کے خلاف آپ کے مضامین کا ہوا کرتا ہے۔ آپ ایک خیر خواہ اور داعی الی الخیر کی طرح ان گم کردہ راہ حضرات کو حق کی طرف بلائیں انشاء اللہ حق کی کشش لازماً اپنا اثر دکھائے گی۔ اسی طرح منکرین حدیث اور طلوع اسلام کے متعلق ایشیا میں تنقید کا انداز ملتا ہے۔ پچھلے شمارہ کا مضمون "محترم پرویز" ملاحظہ فرمائیے۔ اس سے کیا حاصل ہے۔ ہاں آپ طلوع اسلام کے تحریک اسلامی کے متعلق اٹھائے ہوئے اعتراضات کا جواب دیا کریں۔ اور منکرین حدیث کے پیش کردہ مسلک پر معقول تنقید کیا کریں۔ بہت مفید رہے گا۔

(ایشیا ۱۳ اکتوبر)

جناب شیر محمد صاحب کی خدمت میں بھی ہم عرض کرتے ہیں۔ کہ وہ اس امر پر غور کریں کہ جماعت احمدیہ کی مخالفت کرتے وقت عموماً ہر اہل علم حضرات اور گروہ اور جماعتیں طنزیہ انداز بیان کیوں اختیار کرتی ہیں۔ اگر آپ غور فرمائیں گے اور قرآن کریم مطالعہ کریں گے۔ تو آپ کو واضح ہو جائے گا کہ حق کے مخالفین ہمیشہ ہی یہی انداز اختیار کرتے رہے ہیں۔ اگر اس سے احمدیت کی حقانیت پر آپ کی رائے میں استدلال نہیں ہوتا۔ تو کم از کم آپ کو یہ ضرور ماننا پڑے گا۔ کہ احمدیت کے نقادوں کا کردار مخالفینِ حق کے کردار کا تتبع ہے۔ احمدیت کا حق پر ہونا آپ پر واضح ہوا یا نہ ہو کم از کم آپ پر یہ تو واضح ہو گیا ہے۔ کہ مخالفین احمدیت ناحق پر ہیں۔ یہ لوگ شاید آپ کے خیال میں چھوٹے سے گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں ایسا نہیں ہے۔ اگر آپ غور کریں تو یہ معمولی بات نہیں ہے۔ بلکہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ اپنے ادعائے اقامتِ دین میں بھی سنجیدہ نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ جو شخص اقامتِ دین میں سنجیدہ ہو وہ ہرگز ایسے افعال کا مرتکب نہیں ہو سکتا۔ جو صرف مخالفین حق کا ہی طرۂ امتیاز ہیں۔ اس لئے ایسے لوگوں کی جدوجہد سے کسی خیر کی امید رکھنا عبث ہے۔

بے ضرر مزاح اعتدال کے ساتھ اور حدود شریعت اسلامیہ اس سے مانع نہیں۔ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی پاکیزہ اور بے ضرر مزاح کو پسند فرماتے تھے۔ لیکن جب طنز سے کسی شخص یا جماعت کی تحقیر مدنظر ہو تو یہ صرف کفار ہی کو سجتا ہے۔ کفار اسے حق کے خلاف بطور ہتھیار کے استعمال کرتے ہیں۔ اس لئے اس کا ہمیشہ نتیجہ یہی ہوتا ہے۔ کہ وہ الٹ کر ان ہی پر پڑتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے

اللّٰہ یستھزئ بھم

اس کا مطلب یہی ہے۔ کہ اس کا خمیازہ انہیں کسی نہ کسی صورت میں بھگتنا پڑتا ہے۔ چنانچہ جیسا کہ جناب شیر محمد صاحب نے تسلیم کیا ہے تمسخر کرنے والے احمدیت کو نقصان پہنچانے کی بجائے اس کی تقویت کا باعث ہوتے رہے ہیں۔

جماعت احمدیہ کا دعوےٰ ہے کہ وہ اس زمانہ میں تمام دنیا میں خدا تعالےٰ کی حکومت قائم کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے کھڑی کی گئی ہے اس لئے جو لوگ بھی اللہ تعالےٰ کی حکومت قائم کرنے کے ارادہ سے جائز طریق سے جدوجہد کرتے ہیں۔ وہ ہمارے رفیق کار ہیں۔ ہم اصولاً کسی ایسی جدوجہد کی مخالفت نہیں کر سکتے۔ البتہ ہم طریق کار کی غلطیاں ضرور دکھانے کی کوشش کرتے ہیں جس سے ہمارا مقصد صرف یہ ہوتا ہے۔ کہ ایسے نیک دل لوگوں کی سعی جو دل سے اسلام کا غلبہ چاہتے ہیں واقعی مفید بن جائے۔ ورنہ ہمیں کسی کی ذات سے کد نہیں ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ مودودی صاحب اور ان کے رفیقانِ کار کا طریق کار گو خلوص پر ہی مبنی ہو اشاعت و تبلیغ اسلام کے لئے خاص کر موجودہ جمہوری زمانہ میں سخت ضرر رساں ہے

ذرا اس کی وضاحت ہونا ضروری ہے۔ مودودی صاحب نے

(باقی صہ ۷)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کے چند ایمان افروز واقعات

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ کا ایک قیمتی غیر مطبوعہ مضمون

پیشکردہ مکرم شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی

قسط چہارم

دعائے برکت

ایک صحابی (جُعیل) فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلعم کے ہمراہ ایک جنگ پر جا رہے تھے اور میرے پاس ایک دبلی اور کمزور گھوڑی تھی۔ جو سب گھوڑوں سے پیچھے رہتی تھی ایک دن رسول اللہ صلعم میرے پاس سے گذرے اور فرمانے لگے کہ اے گھوڑی والے تیز چل۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ گھوڑی دبلی اور کمزور ہے۔ اس لئے پیچھے رہ جاتی ہے یہ سنکر آپ نے اپنا کوڑا اٹھا کر میری گھوڑی کو اس سے مارا۔ اور فرمایا کہ اے اللہ اس شخص کو اس گھوڑی میں برکت دے۔

کوڑا کھاتے ہی وہ گھوڑی ایسی تیز ہو گئی کہ میرے قابو سے نکل نکل جاتی تھی۔ اور میں سب سواروں سے آگے رہنے لگا۔ اور اس زمانہ سے اب تک میں اس گھوڑی کے بچے بارہ ہزار میں بیچ چکا ہوں۔

محنت کشی

آنحضرت نے ایک دن اپنے اصحاب سے فرمایا کہ تم لوگ جفاکشی اور محنت کی عادت ڈالو۔ جوتی بھی پہنو اور ننگے پیر بھی چلو

مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے کی ایک کوشش

مدینہ میں ایک یہودی رہتا تھا۔ وہ ایک دن ایک مجلس میں آیا۔ جہاں انصار کے لوگ جمع ہو کر باتیں کر رہے تھے۔ اس یہودی کو مسلمانوں سے سخت دشمنی تھی۔ اسے مسلمانوں کا اس طرح مل کر بیٹھنا اور محبت سے باتیں کرنا بہت بُرا معلوم ہوا۔ اس نے اپنے کسی دوست سے کہا کہ دیکھو یہ انصار کے قبیلے جو محمد کے آنے سے پہلے ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ اور آپس میں لڑا کرتے تھے۔ اب آپ کے آنے سے مسلمان ہو کر متفق ہو گئے ہیں۔ ان کے اتفاق سے ہمارا یہاں رہنا مشکل ہو جائے گا۔ پھر اس نے اپنے اس یہودی دوست سے کہا کہ جا تو جا کر ان میں مل کر بیٹھ جا اور ان کو پہلی لڑائیوں کے حالات سنا اور اس جنگ کے زمانہ کے اشعار ان کے سامنے پڑھ۔ چنانچہ اس یہودی نے ایسا ہی کیا۔ سب لوگوں کو پرانی دشمنیاں اور لڑائیاں پھر یاد آگئیں۔ اور انصاری آپس میں جھگڑنے لگے۔ اور ایک دوسرے پر فخر کرنے لگے۔ ایک شخص دوسرے فریق سے بولا۔ کہ ہم آج بھی ویسی ہی لڑائی کا تماشا پھر دکھا سکتے۔ دوسرے بولے چلو دکھاؤ۔ ہم بھی تمہیں ایسا مزہ چکھائیں گے کہ یاد رکھو گے۔ غرض دونو قبیلوں کو غصہ آگیا۔ اور اسی مجلس میں غُل مچ گیا۔ کہ ہتھیار لاؤ۔ ہتھیار لاؤ۔ اور میدان میں نکلو۔ سب لوگ میدان میں نکل آئے اور وہاں لڑائی کی تیاری ہونے لگی۔ اور زمانہ جاہلیت کے دستور کے مطابق باتیں ہونے لگیں۔ اتنے میں آنحضرت کو بھی خبر لگ گئی حضور فوراً وہاں تشریف لے گئے۔ اور فرمایا کہ اے مسلمانو۔ خدا سے ڈرو۔ کیا تم پھر جاہلیت کی باتیں کرنے لگے۔ حالانکہ میں تم میں موجود ہوں۔ اور اللہ تعالےٰ نے تم کو ہدایت بخشی۔ اور بے وقوفی کی باتوں سے تم کو چھڑا دیا۔ اور تمہیں کفر سے نجات دی اور تمہارے دلوں میں ایک دوسرے کی محبت پیدا کر دی۔ بتاؤ تو سہی کیا تم پسند کرتے ہو کہ پھر وہی کفر کی باتیں کرنے لگو حضور کا یہ ارشاد سنتے ہی وہ لوگ سمجھ گئے کہ یہ شیطان کا فریب تھا۔ اور دشمنوں نے ان کے خراب کرنے کی تجویز کی تھی۔ انہوں نے فوراً ہتھیار اپنے ہاتھوں سے رکھ دئیے اور چیخیں مار مار کر رونے لگے۔ اور وہ جو آپ کے آنے سے پہلے ایک دوسرے کے قتل پر تلے کھڑے تھے آپس میں بغلگیر ہوتے اور سب کے سب رسول اللہ صلعم کے ہمراہ شہر میں واپس آگئے۔ اور یہودی دشمنوں کا سارا منصوبہ خاک میں مل گیا۔ اللھم صل علی محمد۔

مہاجرین اور انصار کا بھائی چارا

جب آنحضرت مدینہ میں آئے تو آپ نے ایک ایک مہاجر اور ایک ایک انصاری کا آپس میں بھائی چارا کرا دیا۔ چنانچہ عبدالرحمٰن بن عوف مہاجر کا سعد بن ربیع سے بھائی چارا کر دیا۔ سعد نے عبدالرحمٰن سے کہا کہ بھائی میرے پاس کچھ مال ہے اسے میں اور تم آدھا آدھا بانٹ لیں اور میری دو بیبیاں ہیں ان کو چل کر دیکھ لو۔ جسے تم پسند کرو اسے میں طلاق دیدوں۔ جب عدت ہو چکے اس وقت اس سے نکاح کر لو۔ عبدالرحمٰن نے جواب دیا۔ اللہ تمہارے مال اور گھربار میں برکت دے۔

مجھے تمہاری دولت اور بی بی کی ضرورت نہیں۔ جزاکم اللہ۔ مجھے بازار کا رستہ بتا دو تاکہ میں کچھ تجارت شروع کروں

فوج کو حکم

آنحضرت جب کسی لڑائی کے لئے فوج لے جایا کرتے تھے۔ تو لشکر والوں کو حکم دیتے تھے کہ لوگوں کے ساتھ نرمی اور سلوک کرنا اور اسلام کی دعوت دئے بغیر انہیں لوٹ مار کرنا۔ اگر تم دشمنوں کے مردوں کو مار ڈالو اور ان کے بال بچے قید کر کے لے آؤ۔ اس کی نسبت مجھے یہ زیادہ پسند ہے کہ ان کو مسلمان کر کے میرے پاس لے آؤ۔ خواہ وہ شہر کے رہنے والے ہوں یا جنگل کے۔

بچوں پر شفقت

آنحضرت کے چچا عباس کے تین لڑکے چھوٹے چھوٹے مدینہ میں تھے۔ آنحضرت انکو بلایا کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ جو میرے پاس پہلے آوے گا۔ اس کو یہ یہ چیز ملے گی۔ اس پر یہ بچے آپ کے پاس دوڑ دوڑ کر جاتے تھے۔ اور آپ کی پشت اور سینہ پر لد جایا کرتے تھے۔ اور آنحضرت ان کو پیار کرتے اور اپنے ساتھ لپٹا لیتے۔ تھے۔

اپنے خادم کے لئے دعا

آپ کے خادم حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ایک دن آنحضرت ہمارے گھر تشریف لے گئے میری والدہ نے کچھ گھی اور چھوہارے آپ کے لئے لا کر سامنے رکھے۔ آپ نے فرمایا۔ ان چیزوں کو اٹھا لو۔ میں روزے سے ہوں اس کے بعد آپ نے ہمارے گھر میں نماز پڑھی اور میری والدہ اور والد کے لئے دُعا کی۔ میری والدہ نے کہا کہ یا حضرت اپنے خادم انس کے لئے بھی دعا فرمائیے۔ آپ نے فرمایا یا اللہ انس کو مال دے۔ اولاد دے۔ ہر طرح برکت دین اور دنیا کی دے۔ اس زمانہ میں انسؓ بچے تھے۔ پھر ایک دن اپنے بڑھاپے کے زمانہ میں انہوں نے لوگوں سے بیان کیا کہ دیکھو آنحضرت کی دعا کا کیا اثر تھا۔ اس وقت انصار میں میں سب سے زیادہ مالدار ہوں۔ اور میری کتنی اولاد زندہ ہے۔ حالانکہ ان میں سے ایک سو بیس مر کر دفن بھی ہو چکے ہیں۔

مجھ سے زیادہ کون غریب ہے

ایک دن آنحضرت مسجد میں صحابہ کے ساتھ تشریف رکھتے تھے کہ ایک شخص حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ میں برباد ہو گیا۔ آپ نے پوچھا کیا ہوا؟ اس نے کہا میں نے روزہ توڑ دیا۔ آنحضرت فرمایا کہ کیا تمہیں کیا

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

آنحضرتؐ کے عشقِ الٰہی کا اثر صحابہ کرام پر

"جو کچھ صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمانی صدق دکھلایا اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں اور اپنی آبروؤں کو اسلام کی راہوں میں نہایت اخلاص سے قربان کیا اس کا نمونہ اور صدیوں میں تو کجا خود دوسری صدی کے لوگوں یعنی تابعین میں بھی نہیں پایا گیا۔ اس کی کیا وجہ تھی؟ یہی تو تھی کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس مردِ صادق کا منہ دیکھا تھا۔ جس کے عاشق اللہ ہونے کی گواہی کفار قریش کے منہ سے بھی بے ساختہ نکل گئی"

(شہادۃ القرآن صفحہ ۵)

غلام مل سکتا ہے جسے تم اس گناہ کے بدلے آزاد کر دو۔ اس نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا کیا تم دو مہینے کے لگاتار روزے رکھ سکتے ہو اس نے عرض کیا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا کیا تم ۶۰ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو۔ اس نے کہا نہیں۔ آپ چپ ہو رہے اور وہ شخص وہیں بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر میں ایک شخص آپ کی خدمت میں کھجوروں سے بھری ہوئی ایک ٹوکری لایا۔ آپ نے اس وقت فرمایا کہ وہ روزہ توڑنے والا کہاں ہے؟ اس نے عرض کیا رسول اللہ میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ لے یہ کھجوریں اٹھا لے اور ان کو خیرات کر دے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ کیا اپنے سے زیادہ محتاج کو دوں؟ خدا کی قسم مدینہ کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک ایک گھر بھی میرے گھر سے زیادہ محتاج نہیں۔ آنحضرتؐ اس کی یہ بات سن کر بہت ہنسے۔ اور فرمایا تم اچھا جاؤ اپنے بال بچوں کو ہی کھلا دو۔

اعتدال پسندی

ایک دن آپ کے چند صحابہؓ آنحضرتؐ کی بیویوں کی خدمت میں حاضر ہوئے، کہ آنحضرت کی عبادت کا حال دریافت کریں۔ انہوں نے خیال کیا کہ شاید آنحضرتؐ ہر وقت نمازیں ہی پڑھتے رہتے ہوں گے جب بیویوں نے آپ کے حالات سنائے اور انہیں معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ معمولی عبادت کرتے ہیں تو وہ کہنے لگے کہ بھلا ہم کو آنحضرت سے کیا نسبت۔ آپ کے تو اگلے پچھلے قصور سب خدا نے معاف کر دئیے ہیں۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ میں تو رات بھر نماز پڑھا کروں گا۔ دوسرے نے کہا میں ہمیشہ روزہ رکھا کروں گا کسی دن ناغہ نہیں کروں گا۔ تیسرے نے کہا کہ میں کبھی شادی نہیں کروں گا۔ آنحضرتؐ نے جب یہ باتیں سنیں تو انہیں بلوا کر پوچھا کہ کیا تم نے ایسا ایسا کہا۔ وہ بولے ہاں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں تم سب سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہوں۔ مگر پھر بھی میرا یہ حال ہے کہ روزہ رکھتا ہوں اور چھوڑ بھی دیتا ہوں۔ نماز پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں۔ اور عورتوں سے بھی نکاح کرتا ہوں اور تعلق رکھتا ہوں

سن لو کہ جو شخص میرے اس طریقہ پر نہیں چلے گا وہ پھر میرے طریقہ پر نہیں ہے۔

مساوات

بدر کے سفر میں سواریاں بہت کم تھیں تین تین آدمیوں کے پیچھے ایک ایک اونٹ تھا اور لوگ باری باری سے چڑھتے تھے۔ آنحضرتؐ نے بھی دو آدمیوں کو اپنا شریک بنایا تھا۔ وہ عرض کرتے یا رسول اللہؐ آپ سوار رہیں ہم پیدل چل لیں گے آپ فرماتے کہ تم مجھ سے زیادہ پیدل نہیں چل سکتے اور میں بھی تمہاری طرح ثواب کا محتاج ہوں۔ چنانچہ آپ ان کو اپنی اپنی باری پر سوار کراتے اور خود پیدل چلتے۔

دنیا سے آپؐ کا تعلق

آنحضرتؐ نے ایک دفعہ صحابہؓ سے فرمایا کہ میرا حصہ تو دنیا میں صرف اتنا ہے جیسا کہ ایک اونٹنی سوار ہو جو دوپہر کو کسی کام کے لئے منزل مارے جاتا ہو۔ جب شدت کی دھوپ پڑنے لگے تو وہ ایک درخت کے سایہ کے نیچے ذرا کی ذرا سستانے کو بیٹھ جائے۔ پھر دم لے کر اپنا رستہ لے۔

مہمان نوازی

ایک دن آنحضرتؐ کے پاس ایک کافر مہمان آیا۔ آپ نے اس کی اچھی طرح خاطر تواضع کی اور رات کو اوڑھنے کے لئے کپڑا دیا اور اپنے ہاں اسے سلایا۔ وہ نالائق صبح ہوتے ہی چلا گیا اور آپ کے کپڑے کو بھی پاخانہ کی نجاست سے بھر گیا۔ آپ نے اس کا حال دریافت کیا۔ تو معلوم ہوا کہ چلا گیا ہے اور کپڑے کو گندہ کر گیا ہے آنحضرتؐ نے خود اس چادر کو لے کر صاف کرنا اور دھونا شروع کیا۔ صحابہ نے کہا بھی کہ حضور ہم اس کو صاف کر دیں گے آپ نے فرمایا۔ نہیں وہ میرا مہمان تھا اس لئے یہ میرا ہی حق ہے کہ اسے صاف کروں۔ اتنے میں اس مہمان کو یاد آیا کہ میں کوئی چیز پیچھے بھول آیا ہوں۔ وہ واپس آیا۔ تو دیکھا کہ آنحضرت اس کی نجاست کو خود صاف کر رہے ہیں۔ یہ حالت دیکھ کر اس کے دل پر اس بات کا اتنا اثر ہوا کہ مسلمان ہو گیا۔ آپ نے اس کی گندگی کیا دھوئی کہ کفر سے ہی اس کو پاک کر دیا۔

مزاح

ایک دفعہ آپؐ کی دائی ام ایمن نے آنحضرتؐ سے کہا کہ یا رسول اللہ آپ مجھے ایک اونٹ عنایت کریں۔ آنحضرتؐ نے ہنسی سے فرمایا میں تم کو اونٹ کا بچہ دوں گا۔ وہ بولیں یا رسول اللہ بچہ میرے کس کام کا۔ آپ نے فرمایا کہ بڑا اونٹ بھی تو اونٹ کا بچہ ہی ہوتا ہے۔

تربیت

ایک دفعہ قریش کے ایک رئیس نے آنحضرتؐ کے پاس دعوت کا سامان اپنے بھائی کے ہاتھ بھیجا۔ وہ لانے والے آپ کے گھر میں بے اجازت چلے گئے۔ آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا واپس جاؤ پھر اجازت لے کر اور سلام کر کے اندر آؤ۔

ناغہ کر کے نصیحت کرنا

آنحضرتؐ کا قاعدہ تھا کہ ناغہ کر کے وعظ اور نصیحت کی مجلس کیا کرتے تھے تاکہ لوگ کہیں ہر روز کے وعظوں سے اکتا نہ جائیں۔

خدا کا عاشق

ایک دفعہ حضرت عائشہؓ نے رات کو دیکھا کہ آنحضرتؐ اپنی جگہ سے غائب ہیں اٹھ کر ادھر ادھر دیکھا کہیں نظر نہ آئے وہ باہر نکلیں اور آپ کو تلاش کرتی کرتی قبرستان تک پہنچ گئیں کیا دیکھتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چادر اوندھے پڑے ہیں اور خدا کو مخاطب کر کے فرما رہے ہیں سجدت لک روحی وجنانی (میرے جان و دل تیرے آگے سجدہ کر رہے ہیں) آنحضرتؐ کی یہی عشق کی حالت دیکھ کر مکہ کے کافر بھی کہا کرتے تھے کہ عشق محمدؐ علی ربہ۔ یعنی محمد اپنے خدا پہ عاشق ہو گیا ہے۔ صل علی محمد

خادم سے حسن سلوک

حضرت انسؓ خادم رسول اللہ فرماتے ہیں کہ میری عمر ۹-۱۰ سال کی ہو گی کہ میری والدہ مجھے آنحضرتؐ کے پاس لائیں اور عرض کیا کہ یہ میرا بیٹا ہے اور یہ لکھنا بھی جانتا ہے۔ اسے آپ اپنی خدمت میں رکھئے۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں نو سال تک آپؐ کی وفات تک حضور کی خدمت میں رہا۔ اور جو کام میں نے کر دیا آپ نے کبھی مجھ سے نہیں فرمایا کہ تم نے برا کام کیا یا کوئی کام نہیں کیا۔ تو کبھی یہ نہ کہا کہ ایسا کیوں نہ کیا۔ اور ایک دفعہ آنحضرتؐ نے ان کے لئے دعا کی کہ خدایا مال اور اولاد ان کو بہت دے چنانچہ ان کے ہاں اسی بیٹے اور دو بیٹیاں پیدا ہوئے۔ اور جب وہ فوت ہوئے تو ان کے بیٹے اور پوتے ۱۲۰ آدمی تھے۔

ماں اور بچہ پر رحم

ایک دن آنحضرتؐ نے فرمایا کہ کئی دفعہ جب میں نماز پڑھاتا ہوں تو میرا ارادہ ہوتا ہے کہ نماز لمبی کروں گا۔ اتنے میں پیچھے سے کسی بچے کی رونے کی آواز آ جاتی ہے تو میں نماز کو مختصر کر دیتا ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ بچہ کی ماں کو تکلیف ہو۔

جانوروں پر ظلم کا نتیجہ

ایک دفعہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مجھے جنت اور دوزخ دونوں دکھائے گئے میں نے دوزخ میں ایک عورت کو دیکھا کہ ایک بلی اسے نوچ رہی ہے۔ میں نے پوچھا اسے کیوں یہ عذاب ہوتا ہے۔ تو مجھے بتایا گیا کہ اس عورت نے بلی کو باندھ رکھا تھا۔ یہانتک کہ وہ بھوکی پیاسی مر گئی۔ نہ تو اسے خود کھانے کو دیتی تھی اور نہ بیچاری کو چھوڑتی تھی کہ کیڑے مکوڑے کھا کر اپنا پیٹ بھرے۔

مال سے بے رغبتی

حضرت عقبہؓ کہتے ہیں کہ میں نے مدینہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے عصر کی نماز پڑھی۔ آپ سلام پھیرتے ہی اٹھ کھڑے ہوئے اور اتنی جلدی گھر میں تشریف لے گئے کہ لوگ حیران ہوئے۔ تھوڑی دیر میں آپ واپس تشریف لے آئے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ خیر تھی؟ آپ نے فرمایا کہ مجھے کچھ سونا یاد آ گیا تھا۔ جو ہمارے ہاں رکھا ہوا تھا۔ اور مجھے یہ بات بری لگی کہ مجھے اس کا خیال بھی ہے اس لئے میں جا کر اسے خیرات کر آیا

(باقی)

ضبط نفس اور اس کے طریق

(مکرم امین اللہ خان صاحب سالک)

خواہشات وجذبات کا مبدأ و مسکن نفس ہے۔ انسان اپنی زندگی میں عموماً اپنے جذبات وخیالات کے مطابق ہی کام کرتا ہے۔ بعض اوقات انسان کے جذبات واحساسات صحیح ہوتے ہیں۔ اس لئے جو افعال وہ ان کی مطابقت میں بجالاتا ہے۔ وہ بھی صحیح ہوتے ہیں۔ مگر بعض اوقات اس کی خواہشات نامناسب ہوتی ہیں جو نتیجۃً اس کے لئے بری اور مضر ثابت ہوتی ہیں ــــ انسان کو بعض دفعہ دوسرے لوگ بھی بتا دیتے ہیں۔ کہ یہ کام تمہارے لئے مناسب نہیں۔ اور کئی دفعہ وہ خود بھی سمجھ رہا ہوتا ہے۔ اور اس کی عقل بھی یہی کہہ رہی ہوتی ہے۔ کہ یہ فعل نامناسب ہے۔ لیکن پھر بھی وہ اپنے نفس اور اس کی خواہشات سے مجبور ہو کر وہ کام کر بیٹھتا ہے ــــ اس کی وجہ یہی ہوتی ہے کہ اس شخص کو اپنے نفس پر ضبط حاصل نہیں ہوتا اور وہ نفس اس سے بے قابو ہو کر وہ فعل کروا دیتا ہے۔ مثلاً ایک طالب علم ہے۔ وہ سمجھتا ہے۔ کہ امتحانات کے دنوں میں خوش گپیوں میں مشغول رہنا یا کھیل کود میں مصروف رہنا اس کے لئے نہایت نقصان دہ اور ضرر رساں ہے۔ لیکن وہ ضبط نفس کے فقدان کی وجہ سے پھر بھی خوش گپیوں اور کھیل کود میں مشغول رہتا ہے ــــ اسی طرح مثلاً کسی شخص کو سگرٹ نوشی اور سینما بینی کی لت ہے۔ وہ سمجھتا بھی ہے کہ یہ عادات اس کے لئے نقصان دہ ہیں مگر پھر بھی وہ ان عادات کو چھوڑ نہیں سکتا ــــ کیونکہ اسے نفس پر ضبط حاصل نہیں۔

خواہشات وجذبات ابتداء سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ اور یہ ہر کام اور ہر شعبۂ حیات سے متعلق ہوتے ہیں۔ اور پھر ان کا سلسلہ ہر وقت رواں دواں رہتا ہے۔ جس سے ان کی اہمیت واضح ہے۔ اس لئے ضبط نفس کی طرف ہمیں خاص توجہ دینی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" میں نفس کے متعلق بحث کی ہے۔ اور بتایا ہے کہ نفس کی تین اقسام ہیں۔ نفس امارہ، نفس لوامہ اور نفس مطمئنہ۔ نفس امارہ کے متعلق آپ فرماتے ہیں۔

"پہلا سرچشمہ جو تمام طبعی حالتوں کا مورد اور مصدر ہے۔ اس کا نام قرآن شریف نے نفس امارہ رکھا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ ان النفس لامارۃ بالسوء (پ ۱۳ ع ۲) یعنی نفس امارہ میں یہ خاصیت ہے۔ کہ وہ انسان کو بدی کی طرف جو اس کے کمال کے مخالف اور اس کی اخلاقی حالتوں کے برعکس ہے جھکاتا ہے۔ اور ناپسندیدہ اور بد راہوں پر چلانا چاہتا ہے۔" (صـ۲)

"نفس لوامہ کے متعلق آپ لکھتے ہیں۔

"اور اخلاقی حالتوں کے دوسرے سرچشمہ کا نام قرآن شریف میں نفس لوامہ ہے جیسا کہ قرآن شریف فرماتا ہے۔ ولا اقسم بالنفس اللوامۃ (پ ۲۹ ع ۱۷) یعنی میں اس نفس کی قسم کھاتا ہوں۔ جو بدی کے کام اور ہر ایک بے اعتدالی پر اپنے تئیں ملامت کرتا ہے۔" (صـ۳)

نفس مطمئنہ کے متعلق آپ فرماتے ہیں۔

"پھر ایک تیسرا سرچشمہ ہے۔ جس کو روحانی حالتوں کا مبدأ کہنا چاہیئے۔ اس سرچشمہ کا نام قرآن شریف نے نفس مطمئنہ رکھا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ یاایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی (پ ۳۰ ع ۱۴) یعنی اے نفس آرام یافتہ جو خدا سے آرام پا گیا ہے۔ اپنے خدا کی طرف واپس چلا آ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی [illegible] پس میرے بندوں میں مل جا۔ اور میرے بہشت کے اندر آجا یہ وہ مرتبہ ہے۔ جس میں نفس تمام کمزوریوں سے نجات پا کر روحانی قوتوں سے بھر جاتا ہے۔ اور خدائے تعالیٰ سے ایسا پیوند کر لیتا ہے۔ کہ بغیر اس کے جی بھی نہیں سکتا" (صـ۴)

ضبط نفس سے مراد نفس امارہ کا ضبط ہے۔

اس کی طرف قرآن مجید نے ہمیں توجہ دلائی ہے۔ فرمایا قد افلح من زکّٰھا۔ کہ جس نے نفس کا تزکیہ کر لیا اور اس پر قابو پا لیا وہ کامیاب ہو گیا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے۔ کہ اگر دو اعضاء کی اصلاح ہو جائے تو باقی اعضاء کی بھی اصلاح ہو جاتی ہے۔ وہ دو چیزیں زبان اور دل ہیں۔ دل سے مراد نفس ہی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے بھی فرمایا ہے۔ ؎

ہمیشہ نفس امارہ کی باگیں تھام کر رکھیو
گرا دیگا یہ سرکش ورنہ تم کو سیخ پا ہو کر

ضبط نفس کے فقدان کی کئی وجوہ ہو سکتی ہیں۔ مثلاً ایک شخص اعصابی طور پر کمزور ہے۔ اس میں ضبط نفس پیدا کرنے کے لئے اس کی صحت کی طرف توجہ دینا ضروری ہے۔ پھر بری عادت بری صحبت سے یہ نقص پیدا ہو سکتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ اس صحبت کو چھوڑ دیا جائے۔

الغرض ضبط نفس کے طریق مختلف لوگوں کے لئے مختلف ہوتے ہیں۔

درحقیقت خدا تعالیٰ نے ہر شخص میں ضبط نفس کا تھوڑا بہت مادہ رکھا ہوتا ہے۔ اس کو مختلف طریقوں سے بڑھانا انسان کا کام ہے۔ جس کے لئے قوت ارادی سے بھی کام لینا چاہیئے۔ بچوں میں ضبط نفس کا جوہر پیدا کرنا والدین کا فرض ہے۔ اور اس کا انحصار انکی تربیت پر ہے

ضبط نفس کے لئے چند ایک طریق درج ذیل ہیں

۱۔ ترغیب وترہیب: یعنی انسان اپنے نفس کو یہ سمجھاتا رہے۔ کہ یہ کام میرے لئے بہتر ہے اور اس کے کرنے میں میرے لئے بہت سے فائدے ہیں۔ اور اس کے ترک کرنے میں میرے لئے بہت نقصان ہیں۔ اسی طرح جب وہ دل ہی دل میں اس کے متعلق سوچ بچار کرتا رہے گا۔ اور اپنے آپ کو ترغیب دیتا رہے گا۔ تو نفس فائدہ مند کام کی طرف رجوع کرے گا۔

۲۔ صحبت۔ بعض دفعہ بری عادت بُری صحبت سے پیدا ہوتی ہے۔ اس صحبت کو ترک کرنا اس بُری عادت کے چھوڑنے میں ضبط نفس کے لئے نہایت مفید ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ (کونوا مع الصادقین)

۳۔ ماحول:۔ بعض دفعہ بعض عادات ایک خاص ماحول کی پیداوار ہوتی ہیں ان کو مٹانے کے لئے پورے ماحول کو تبدیل کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔

۴۔ تقسیم اوقات بعض اشخاص کے لئے تقسیم اوقات کی تبدیلی بہت مفید رہتی ہے مثلاً ایک شخص شام کو کھانے کے بعد ایک خاص مجلس میں بیٹھ کر سگرٹ پیتا ہے تو وہ پروگرام کو بدل دے۔ اور اس وقت کوئی اور کام کرے تو اس عادت سے بچ سکتا ہے۔

۵۔ توجہ:۔ یعنی کسی ایک نیک کام کا پختہ ارادہ کرے۔ اور اس میں زیادہ وقت صرف کرے۔ کچھ عرصے کے بعد اسے ضبط نفس میں کافی مدد ملے گی۔

۶۔ سفر:۔ سفر بھی ضبط نفس کے لئے کافی مفید رہتا ہے۔ انسان سفر میں کئی سبق حاصل کرتا ہے۔ جن کا اثر اس کے دل پر نہایت گہرا ہوتا ہے قرآن کریم نے بھی فرمایا ہے۔

سیروا فی الارض

۷۔ ذکر الٰہی:۔ اس سے خدا تعالیٰ کی طرف بہت توجہ ہو جاتی ہے اور انسان بری عادات سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ذکّر فان الذکریٰ تنفع المؤمنین

۸۔ نماز:۔ اس سے بھی خدا تعالیٰ کی طرف توجہ مبذول رہتی ہے اور انسان بُری باتوں سے بچا رہتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے ان الصلوٰۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر۔

۹۔ روزہ:۔ یہ بھی ضبط نفس کے لئے بہت مفید ہے۔ تمام انبیاء روزے کی طرف توجہ دلاتے رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے جہاں روزہ کا حکم دیا ہے۔ وہاں اس کی یہ حکمت بھی بیان فرمائی ہے۔ لعلکم تتقون یعنی روزہ رکھنے سے ہم برائیوں سے بچیں گے۔ اور نیکوں کی طرف مائل ہوں گے۔

۱۰۔ تہجد:۔ دراصل ضبط نفس کے کئی مراحل ہیں۔ انسان بتدریج اس میں ترقی کر سکتا ہے۔ پہلے اسے آسان طریقوں پر عمل کرنا چاہیئے اور پھر مشکل طریقوں پر۔ تہجد کی عادت ڈالنا اگرچہ مشکل ہے۔ مگر انسان کوشش کرے۔ تو یہ بھی کوئی مشکل نہیں رہتی۔ اس سے ضبط نفس کے متعلق بہت مدد حاصل ہوتی ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ انّ ناشئۃ اللیل ھی اشد وطأً واقوم قیلاً۔ کہ رات کو اٹھ کر تہجد ادا کرنا ضبط نفس کے لئے ازحد مفید ہے اور اس سے بات میں پختگی پیدا ہو جاتی ہے۔ (اس مضمون میں راقم نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشادات سے بھی استفادہ کیا ہے ــــ ضبط نفس کے متعلق حضور ایدہ اللہ کی کتاب "منہاج الطالبین" کا مطالعہ نہایت ضروری ہے)

انصار اللہ کا سالانہ اجتماع

۲۵-۲۶ اکتوبر ۱۹۵۷ء

کو منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں علمائے سلسلہ۔ صحابہ کرام اور بزرگان کی تقاریر ہوں گی۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بنصرہ العزیز بھی انشاء اللہ انصار سے خطاب فرمائیں گے۔ انصار اللہ سے التماس ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت فرما کر مستفید ہوں۔

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

قرآن مجید کا امتحان کب ہوگا؟

قیادت تعلیم انصار اللہ نے ۳ نومبر کو قرآن مجید کے پہلے پارہ کے امتحان کے بارے میں اعلان کیا تھا۔ متعدد احباب نے درخواست کی ہے کہ یہ امتحان وسیع پیمانہ پر ہو۔ مگر ذرا ملتوی کر دیا جائے۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس امتحان کی تاریخ انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کے بعد مقرر کی جائے گی۔ احباب مطلع رہیں۔

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ضروری اعلان

احباب نے اخبار الفضل ۲۳ مارچ ۱۹۵۷ء میں شائع شدہ فیصلہ مجلس شوریٰ ۱۹۵۷ء درباره اراکین مجلس انتخاب خلافت احمدیہ کی شق ۹ کو ملاحظہ فرما لیا ہوگا۔ کہ

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اولین صحابیوں میں سے ہر ایک کا بڑا لڑکا انتخاب میں رائے دینے کا حقدار ہوگا۔ بشرطیکہ وہ مبایعین میں ہو۔ اس جگہ صحابہ اولین سے مراد وہ احمدی ہیں جن کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۹۰۱ء سے پہلے کی کتب میں فرمایا ہے۔"

لہٰذا اس اعزاز کے مستحق احباب بہت جلد اپنے مکمل پتہ سے نیز اپنے والد صاحب محترم کے اسم گرامی اور جس کتاب میں ان کا ذکر ہے اس کے حوالہ سے بھی مطلع فرمائیں تاکہ لسٹ مکمل کر کے کارروائی کی جا سکے اس کے متعلق رپورٹ معرفت امیر صاحب یا پریذیڈنٹ صاحب جماعت مقامی یا حلقہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ میں ۳۱ اکتوبر ۱۹۵۷ء تک ارسال فرما دیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفس کرتی ہے

الوصیّت کا پیشکردہ نظام ہی

بین الاقوامی نظام ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی تقریر "نظام نو" میں جماعت کے سامنے وصیت کے مسئلہ کی اہمیت پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"میں اوپر بتا چکا ہوں کہ اسلامی سکیم کے اہم اصول یہ ہیں (اول) سب انسانوں کی ضرورتوں کو پورا کیا جائے (دوسرے) مگر اس کام کو پورا کرتے وقت انفرادیت اور عائلی زندگی کے لطیف جذبات کو تباہ نہ ہونے دیا جائے (تیسرے) یہ کام مالداروں سے طوعی طور پر لیا جائے۔ جبر سے کام نہ لیا جائے (چوتھے) یہ نظام ملکی نہ ہو۔ بلکہ بین الاقوامی ہو۔ آجکل جس قدر تحریکات جاری ہیں وہ سب کی سب ملکی ہیں۔ مگر اسلام نے جو تحریک پیش کی ہے وہ ملکی نہیں بلکہ بین الاقوامی ہے۔ اسلامی تعلیم کی ساری خوبی ان چاروں اصول میں مرکوز ہے۔ اگر یہ چاروں اصول کسی تحریک میں پائے جاتے ہوں تو کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ تحریک سب سے بہتر اور سب تحریکات سے زیادہ مکمل ہے اب میں بتاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان چاروں مقاصد کو اس زمانہ کے مامور نائب رسول نے کس طرح پورا کیا اور کس طرح اسلامی تعلیم کے عین مطابق دنیا میں ایک نئے نظام کی بنیاد رکھدی۔ یہ بولشوزم سوشلزم اور نیشنلسٹ سوشلزم کی تحریکیں سب جنگ کے بعد کی پیدائش ہیں۔ ہٹلر جنگ کے بعد کی پیدائش ہے۔ مسولینی جنگ کے بعد کی پیدائش ہے اور سٹالین جنگ کے بعد کی پیدائش ہے۔ غرض یہ ساری تحریکیں جو دنیا میں ایک نیا نظام قائم کرنے کی دعویدار ہیں۔ ۱۹۱۹ء اور ۱۹۲۱ء کے گرد چکر لگا رہی ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کے مامور نے نئے نظام کی بنیاد ۱۹۰۵ء میں رکھدی تھی۔ اور الوصیت کے ذریعہ رکھی تھی۔" (نظام نو ص ۹۲)

پس اے دوستو اور اے بھائیو اور بہنو! اٹھو اور حضرت المصلح الموعود کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس بین الاقوامی روحانی نظام میں شامل ہو جاؤ۔ جس کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس ہاتھوں سے رکھی گئی تھی۔ اور اپنی جائیداد اور اپنی آمدنیوں کی دکم سے کم دسویں حصہ اور زیادہ سے زیادہ تیسرے حصہ کی وصیتیں کرکے عند اللہ ثواب حاصل کرو۔ تا اشاعت اسلام کے اغراض و مقاصد جلد سے جلد پورے ہو سکیں۔

> مگر جلدی کرو کہ دوڑ میں جو آگے نکل جائے وہی جیتتا ہے
>
> (نظام نو ص ۱۱۲)

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیلئے ضروری اعلان

انصار اللہ کے سالانہ اجتماع میں ذکر حبیب علیہ السلام کا اہم مضمون رکھا گیا ہے جو صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس موقعہ پر اپنی روایت بیان فرمانا چاہیں۔ اور اجتماع میں شمولیت فرما رہے ہوں۔ وہ براہ کرم جلد اپنے اسماء گرامی سے مطلع فرما دیں۔

انصار اللہ کے سالانہ اجتماع

پر

آنے والے احباب کے لئے ضروری اعلان

جو دوست نمائندہ یا رکن انصار اللہ کے طور پر باہر سے سالانہ اجتماع میں شرکت کے لئے تشریف لا رہے ہیں۔ وہ اپنے ساتھ ایک تھالی۔ ایک گلاس یا مگھ اور ایک جھاڑن یعنی دستر خوان ضرور لیتے آویں۔

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

جو اقامت دین کی جبریہ آئیڈیالوجی پیش کی ہے وہ سراسر لادینی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انہیں مجبوراً ہر وقت پینترے بدلنے پڑتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ آہستہ آہستہ وہ احمدیت کے طریق کار کی طرف مجبوراً آ رہے ہیں۔ لیکن ان کی جبریہ آئیڈیالوجی ہر قدم پہ ان کی دامنگیر ہو جاتی ہے احمدیت کا نظریہ یہ ہے کہ اسلام ایک عالمگیر فلاح کی انقلابی تحریک ہے تو زمانہ اس کو ملکی لوکل سیاست سے الگ رہنا چاہیئے تاکہ تمام ملکوں میں اس کے عالمگیر فطرتی اصولوں کو پھیلایا جا سکے۔ اور تمام دنیا کی سعید روحیں اس کو اختیار کر لیں۔ ہمیں یقین واثق ہے کہ اسلام کے فطرتی اصول تسلیم کرنے کے لئے دنیا کی موجودہ فضا نہایت سازگار ہے۔ اس لئے اس زمانہ میں سائنسی ترقی نے جو اشاعت و تبلیغ کی آسانیاں پیدا کر دی ہیں۔ ان سے ہمیں پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے اور یہ اسی طرح ممکن ہو سکتا ہے کہ ہم کسی ملک کی لوکل پارٹی بازانہ سیاست سے الگ تھلگ رہیں تاکہ حکومتوں سے الجھ کر اس کی وہی حالت نہ ہو جو اخوان المسلمین کے طریق کار کی وجہ سے مصر میں ہوئی ہے

ہم محسوس کرتے ہیں کہ ہماری آئیڈیالوجی کے عملی پہلو کے نتیجہ میں خاص کر مغربی دنیا کی فضا میں اسلام کے حق میں تغیر و تبدل ہوتا جا رہا ہے۔ یہ تغیر و تبدل اگرچہ ابھی بہت خفیف ہے۔ لیکن ہے ضرور اس کو آپ بھی محسوس کر سکتے ہیں۔ یہ خفیف سا تغیر اس بات کا نتیجہ ہے کہ ہم اسلام کے اصول لا اکراہ فی الدین کے سیدھے سادھے معنی لیتے ہیں۔ اور اس کو کسی گذشتہ وقتی آلائش سے آلودہ نہیں کرتے جو بعض حالات میں شاید مناسب سمجھی گئی ہوں۔ ہم اسلام کو اس کی صحیح صورت میں بطور عالمگیر پیغام امن کے پیش کرتے ہیں۔ اور ہم نے یہ پیغام امن اپنی وسعت کے مطابق جھونپڑیوں سے لے کر اقوام متحدہ کی سٹیج تک پہنچایا ہے ایک افریقہ کے جنگلی وحشی سے لے کر نہایت متمدن ملکوں کے دانشمندوں کے کانوں تک لے گئے ہیں۔ چرچل اور آئزن ہاور تک فقیر و امیر حتیٰ کہ بادشاہوں اور شہنشاہوں تک ؟

فرانسیسی ادیب کو نوبل پرائز

پیرس ۱۸ اکتوبر فرانسیسی ادیب البرٹ کاموس کو ۱۹۵۷ء کے ادب کا نوبل پرائز دیا گیا ہے۔ کاموس الجزائر میں پیدا ہوئے۔ ان کی عمر چوالیس برس ہے۔ اور وہ ناول نویس۔ ڈرامہ نگار اور صحافی ہیں۔

سماج دشمن عناصر کے خلاف مہم

ملتان ۱۸ اکتوبر۔ ملتان پولیس نے عوام کے تعاون سے شہر میں سماج دشمن عناصر کے خلاف ایک مؤثر مہم چلانے کا فیصلہ کیا ہے۔ پولیس نے یہ مہم ملتان کے نئے سپرنٹنڈنٹ پولیس کی ہدایت پر شروع کی ہے۔ آپ نے پولیس کو ہدایت کی ہے کہ شہر کے تمام غنڈوں اور سماج دشمن افراد کی فہرست مرتب کی جائے اور ان کی سماج دشمن سرگرمیوں کا تدارک کیا جائے۔

جاپان سے پنڈت نہرو کی واپسی

کلکتہ ۱۸ اکتوبر۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو جاپان کا دورہ ختم کرنے کے بعد کل کلکتہ واپس پہنچ گئے۔

شام میں ہنگامی صورت حال کا اعلان کر دیا گیا

سارے ملک میں نوجوانوں کی تنظیموں کو اسلحہ کی تقسیم۔

قاہرہ ۱۸ اکتوبر مشرق وسطیٰ کی خبر رساں ایجنسی نے جو حکومت مصر کی نگرانی اور تحویل میں کام کرتی ہے۔ یہ اطلاع دی ہے۔ کہ شامی فوج نے کل رات سے سارے شام میں ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا ہے

اسی ایجنسی کے خبر نامے میں بتایا گیا ہے۔ کہ ہنگامی حالات کے اعلان کے تحت سارے شام میں فوج کے ان افسروں اور سپاہیوں کو جو رخصت پہ ہیں۔ حکم دیا گیا ہے کہ فوراً اپنے اپنے کام پہ آ جائیں۔ ان کی رخصتیں منسوخ کر دی گئی ہیں۔

انہی باخبر حلقوں نے یہ اطلاع بھی مہیا کی ہے۔ کہ شمالی شام میں اہم مقامات حلب اور حمص میں دفاعی اور حفاظتی تنظیموں کے سارے ارکان کو اسلحہ تقسیم کئے جا رہے ہیں۔

اسی ایجنسی نے دمشق سے علاوہ ایک اور اطلاع میں بتایا ہے۔ کہ سارے شام میں نوجوانوں کی انجمنوں کو بھی اسلحہ تقسیم کئے جا رہے ہیں

دنیا میں ان پڑھوں کی تعداد

لندن ۱۸ اکتوبر اقوام متحدہ کے ماہروں نے رپورٹ دی ہے۔ کہ دنیا میں پندرہ سال اور زیادہ عمر کی چالیس فیصد آبادی نہ لکھ سکتی ہے۔ نہ پڑھ سکتی ہے۔ عورتوں میں جہالت اس سے بھی زیادہ ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ دنیا کی کل ایک ارب ۵۸ کروڑ ستر لاکھ کی آبادی میں سے ستر کروڑ ناخواندہ ہیں ان میں سے تین چوتھائی ایشیا میں آباد ہیں پندرہ فیصد افریقہ میں ساڑھے چھ فیصد امریکہ میں اور باقی روس اور یورپ میں آباد ہیں۔

ملکہ برطانیہ کا امریکہ سے خونی رشتہ

لندن ۱۸ اکتوبر قصر بکنگھم کے ایک اعلیٰ افسر سے کل دریافت کیا گیا کہ کیا ملکہ برطانیہ کا کوئی رشتہ امریکہ کے دو عظیم رہنماؤں جارج واشنگٹن اور رابرٹ لی کے ساتھ ہے۔ موصوف نے کہا۔ کہ سلسلہ کتب کی جو مستند تاریخیں، قصر بکنگھم میں موجود ہیں۔ ان کے مطابق واقعی ان کے درمیان خونی رشتہ موجود ہے۔ اور ایک رشتہ تو ہر ایک کو مسلم ہے۔ کہ ملکہ برطانیہ اور امریکی لیڈر حضرت آدم کی اولاد ہیں۔"

برطانیہ میں موٹروں کی نمائش کا افتتاح

لندن ۱۸ اکتوبر:۔ برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر ہیرلڈ میکملن نے کل ارلز کورٹ میں موٹروں کی نمائش کا افتتاح کرتے ہوئے کہا مجھے پورا اعتماد ہے۔ کہ برطانیہ کو دنیا بھر میں موٹروں کی برآمد کے لحاظ سے سب سے اونچا مقام حاصل ہو جائے گا۔

موصوف نے اس بات پر خوشی ظاہر کی کہ کچھ عرصہ سے برطانیہ کی موٹروں کی برآمد کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے۔

عالمی بینک کے انجینئر دو تین روز تک کراچی پہنچ رہے ہیں

لاہور ۱۸ اکتوبر معلوم ہوا ہے۔ کہ عالمی بینک کے انجینئروں کی ایک ٹیم دو تین دن میں کراچی پہنچ رہی ہے۔ جو مغربی پاکستان کے مختلف علاقوں کا دورہ کرنے کے بعد یہ رپورٹ کرے گی۔ کہ اگر ہندوستان راوی بیاس اور ستلج سے پانی کی سپلائی بند کر دے تو مغربی پاکستان میں آبپاشی کا متبادل انتظام کسی قیمت پہ ہو بھی سکتا ہے یا نہیں

مغربی پاکستان کے محکمہ انہار کے سیکرٹری مسٹر غلام اسحاق خاں اور ایڈیشنل چیف انجینئر شیخ عبدالمجید آج کراچی روانہ ہو گئے ہیں دونوں اصحاب مرکزی حکومت کے متعلقہ اعلیٰ حکام کے ہمراہ عالمی بینک کے انجینئروں سے کراچی میں ابتدائی بات چیت کریں گے۔

قابل اعتماد ذرائع نے بتایا ہے۔ کہ راوی چناب کے حالیہ سیلاب سے بے شمار انہار کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ عالمی بینک کے یہ انجینئر سب سے پہلے اس کا جائزہ لیں گے۔ اور پھر انہیں یہ بتایا جائے گا۔ کہ گذشتہ چند سالوں میں سیلاب کے باعث مختلف انہار کو کس قدر نقصان پہنچتا رہا ہے۔

ایک عظیم منصوبہ تیار کیا گیا تھا۔ اور اسی منصوبہ پہ اخراجات کا تخمینہ قریباً ایک ارب روپے لگایا گیا تھا۔ مگر بعد میں ثابت ہوا۔ کہ ہندوستان کی طرف سے اس منصوبہ کی تکمیل کے اخراجات برداشت کرنے سے گریز اور بعض دوسری بہت سی ٹیکنیکل وجوہ کی بنا پر اس پر بھی عمل کرنا ممکن نہیں۔

انصار اللہ مرکزیہ کے تیسرے سالانہ اجتماع کا پروگرام

۲۵، ۲۶ اکتوبر ۱۹۵۷ء بروز جمعہ و ہفتہ

ضروری نوٹ: پروگرام میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کے لئے ۲۵ اکتوبر جمعہ کو نماز جمعہ کے بعد اور ہفتہ ۲۶ اکتوبر کو صبح ساڑھے آٹھ بجے کا وقت مقرر ہے۔ مگر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سہولت اور فراغت کے مطابق اس میں تبدیلی کر دی جائے گی۔ اور دوسرا پروگرام ملتوی کر دیا جائے گا۔

اجلاس اوّل

بعد نماز جمعہ و عصر

۲-۳۵ بجے تا ۲-۴۰ تلاوت قرآن کریم

۲-۴۰ " ۲-۵۵ نظم

۲-۵۵ " — افتتاحی تقریر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

۳-۳۰ " ۳-۵۰ ذکر حبیب علیہ السلام — صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے دو بزرگ صحابی اپنی اپنی روایات بیان فرمائیں گے

۳-۵۰ " ۴-۱۰ تنظیم انصار اللہ کے اغراض و مقاصد — قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

۴-۱۰ " ۴-۲۰ درس کتب حضرت مسیح موعودؑ۔ مکرم مولانا قمر الدین صاحب۔

۴-۲۰ " ۴-۴۰ صحت مند لمبی عمر کا راز۔ مکرم میجر ڈاکٹر شاہ نواز صاحب

۴-۴۰ " ۵-۴۰ تفریحی و ورزشی مقابلہ جات

۵-۴۰ " ۷-۳۰ نماز مغرب و عشاء و کھانا

اجلاس دوم

۷-۳۰ تا ۷-۵۰ درس قرآن مجید — مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس

۷-۵۰ تا ۸-۱۵ ذکر حبیب علیہ السلام — حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی

۸-۱۵ " ۸-۲۵ سالانہ رپورٹ مجالس انصار اللہ — قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ

۸-۲۵ - ۸-۳۵ حدیث شریف — مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب

۸-۳۵ " ۹-۳۰ مجلس شوریٰ

شب بخیر

۲۶ اکتوبر ۱۹۵۷ء بروز ہفتہ

صبح ۴ بجے تا ۴-۴۰ نماز تہجد

۵-۳۰ نماز فجر

اجلاس سوم

۵-۴۰ تا ۶-۰۰ درس قرآن کریم — ابو العطاء جالندھری

۶-۰۰ " ۷-۰۰ ذکر حبیب علیہ السلام — حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابہ میں سے دو بزرگ صحابی اپنی اپنی روایات بیان فرمائیں گے

۷-۰۰ " ۸-۰۰ ناشتہ وغیرہ

اجلاس چہارم

۸-۰۰ تا ۸-۱۰ تلاوت قرآن کریم

۸-۱۰ " ۸-۳۰ نظم (فارسی و اردو درثمین سے)

۸-۳۰ " — ارشادات سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

۹-۴۰ تا ۱۰-۱۱ انعامی تقریری مقابلہ

(اس سال انعامی تقریری مقابلہ کیلئے حسب ذیل عنوان ہوں گے)

(۱) ملائکہ کی ہستی کا ثبوت (۲) الٰہی سلسلوں میں فتنے اور ان کے فوائد (۳) اشاعت دین اور اس کے وسائل۔ (۴) قرآن مجید میں اسلامی معاشرہ (۵) پاکستان کے ترقی کے ذرائع (۶) نظام خلافت کی برکات۔

۱۱-۱۰ بجے تا ۱۱-۵۰ سوالات اور ان کے جوابات

۱۱-۵۰ " ۲ بجے شام کھانا و نماز ظہر و عصر

اجلاس پنجم

۲ بجے تا ۲-۱۰ تلاوت قرآن کریم

۲-۱۰ " ۲-۱۵ نظم

۲-۱۵ " ۳-۰۰ مجلس شوریٰ

۳-۰۰ " ۳-۱۰ درس قرآن مجید — مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس

۳-۱۰ " ۳-۲۰ درس حدیث شریف — مکرم مولانا محمد احمد صاحب جلیل

۳-۲۰ " ۳-۳۰ درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام — مکرمی قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری

۳-۳۰ " ۴-۱۰ انصار اللہ سے خطاب — قائدین (تعلیم - مال - ارشاد) بیرونی احباب

۴-۱۰ " ۴-۳۰ انصار اللہ کا نصب العین (مقالہ) — حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

۴-۳۰ " ۴-۵۰ تنظیم انصار اللہ کے متعلق ہماری ذمہ داری — محترم جناب نائب صدر صاحب انصار اللہ مرکزیہ۔

اس کے بعد احباب کو واپس جانے کی اجازت ہو گی۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین: (ابو العطاء قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

نمایاں کامیابی

عزیزم صلاح الدین صاحب نے ماہ ستمبر میں سیکنڈ پروفیشنل ایم بی بی ایس کا امتحان دیا تھا۔ جس میں وہ بفضل خدا کامیاب ہو گیا ہے جب میں نے امتحان سے پہلے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں اس کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی تو حضور نے تحریر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اُسے اعلیٰ نمبروں پر کامیاب کرے۔ حضور کے ان الفاظ کو اللہ تعالیٰ نے پورا کر دکھایا ہے: اور عزیز نے اپنے کالج (ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور) میں دوسری اور یونیورسٹی میں ۱۹۱ نمبر لے کر چوتھی پوزیشن حاصل کی ہے اول کے نمبر ۲۰۰ ہیں۔ دوم کے ۱۹۹ اور سوم کے ۱۹۸۔ عزیز نے اس خوشی میں اعانت الفضل کے لئے پانچ روپے نیز مساجد بیرونی ممالک کے فنڈ میں پانچ روپے چندہ دیا ہے۔ احباب سے دعا کے لئے درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اُسے تھرڈ پروفیشنل اور فائنل امتحان میں بھی نمایاں کامیابی عطا فرماوے۔ (جلال الدین شمس ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵